دکھیاری

اُمّت کی غمخواری

29-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اِعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فَتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے

جاتے ہیں۔(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی،۳/۹۵،حدیث:۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیْم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،اُذْکُرُوا اللّٰہَ،تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ آج ہم مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کے تعلق سے بُزرگانِ دِین بالخصوص امیرُ الْمُؤمنین حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خیر خواہیِ اُمّت کے کچھ واقعات سُنیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...معجم کبیر،سہل بن سعد الساعدی...الخ،۶/۱۸۵،حدیث:۵۹۴۲

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک خاندان کی خیر خواہی

ایک رات امیرُالمؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینۂ مُنَوَّرہ کا دورہ فرمارہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کسی کے تکلیف میں مُبْتَلا ہونے کی آواز آئی، اس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سلام کے بعد اس سے حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ تو خلیفۂ وَقت سے ہی ملنے آیا ہے البتہ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وَقت اس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہرحال اس نے بتایا کہ اس کی زوجہ یعنی بیوی اُمید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وَقت قریب ہے۔ امیرُالمؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجۂ محترمہ حضرت اُمِّ کلثوم بنتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو، اللہ پاک نے اسے خود تم تک پہنچایا ہے؟ انہوں نے عرض کی: حضور! کیا بات ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک عورت کے بچے کی ولادت کا وَقت قریب ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ عرض کی: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے، تم ضروری سامان لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی زوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اس نے آگ جلائی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ہانڈی اس کے اُوپر رکھ دی۔ جب ہانڈی تیار ہوگئی تو دوسری طرف بچے کی ولادت بھی ہوگئی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زوجہ (Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیرُ المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اُس شخص نے لفظ "امیرُ المؤمنین" سُنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: "جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ہانڈی اُٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح

میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کردوں گا۔جب وہ شخص صبح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آیاتو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس کے بچے کاوظیفہ (خرچہ) بھی جاری کیااور اسے بھی مال وغیرہ عطافرمایا۔

(التبصرة،المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔الخ، ۱/۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ امیرُالمؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس طرح نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کے ایک پریشان حال کی خیر خواہی فرمائی، اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانے کی سیٹنگ بنائی، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زوجۂ محترمہ کے ذریعے اُس عورت کیلئے بھیج کر ان کی مشکل آسان فرمائی۔

یادرہے!یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جن کے سائے سے شیطان بھی بھاگتا ہے۔(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی،باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۶،حدیث: ۳۶۸۳) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جن کو حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے جنّتی ہونے کی خوشخبری (Good News)عطا فرمائی۔(بُخاری، ۲/۵۲۵،حدیث: ۳۶۷۹) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جن کے بارے میں حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی تھی:اے اللہ کریم!عُمر بن خطاب کے ذریعے اِسلام کو عزّت عطا فرما۔(ابن ماجه،کتاب السنة، فضل عمر، ۱/۷۷،حدیث: ۱۰۵) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جو یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی بھلائی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ فرمایا کرتے تھے۔یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی آیاتِ مُبارَکہ اُتریں۔(تاریخ الخلفاء،ص ۹۶،الصواعق المحرقة،ص ۹۹) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں جن کا فرمان ہے:لَوْمَاتَتْ شَاۃٌ عَلٰی شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَۃً لَظَنَنْتُ اَنَّ اللّٰہَ سَائِلِی عَنْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اگر نہرِ فُرات

کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھ سے اِس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔(حلیۃ الاولیاء، ۱/۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! اِتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوُجود حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے ساتھ خیر خواہی اور حاجت روائی فرمارہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہمارا کوئی مسلمان بھائی کسی تکلیف میں مُبْتَلا ہو یا کسی بھی معاملے میں اسے ہماری ضرورت محسوس ہو اور ہم اس کی پریشانی دور کرنے کی قدرت بھی رکھتے ہوں تو ہمیں بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خیر خواہیِ اُمّت کے مزید واقعات بھی ہم سُنیں گے لیکن اس سے پہلے آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سنئے، چُنانچہ

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت "ابُوحَفص"، لقب "فاروقِ اعظم" اور نام "عمر" ہے۔ ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرَم میں کھلم کھلا نماز اَدا فرمائی۔ ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِسلامی جنگوں میں شامل ہوئے اور تمام منصوبہ بندیوں میں نبیِّ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و مُشیر کی حَیْثِیَّت سے وَفادار ساتھی رہے۔ ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے خِلافت کے منصب پر رہ کر خلافت کی تمام تر ذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے نبھایا۔ ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُرادِ رسول تھے (یعنی نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعاؤں کی قبولیّت کا نتیجہ تھے) ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مبارک دل اللہ پاک کے نُور سے خوب روشن تھا۔ ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سمجھداری کے روشن چراغ تھے، ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی جرأت و

بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ و استقامت، دیانت و اَمانت، ذہانت و فطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے صفحات میں نقش ہیں۔♣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی عادات کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا،♣ بالآخر نمازِ فجر میں ایک بدبخت نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر خنجر(A Dagger) سے وار کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شہادت سے سَرفراز ہوگئے۔اس وَقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عُمر شریف 63 سال تھی۔♣ حضرت صُہَیب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روضۂ مُبارکہ کے اندر حضرت صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پہلوئے انور میں دفن ہوئے۔(الرّیاض النضرۃ فی مناقب العَشرۃ، ۱/۲۸۵-۴۰۸-۴۱۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مخلوقِ خدا کی دیکھ بھال اور ان کی مدد فرماتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ کے بے شمار ایسے واقعات ہیں جن میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مخلوقِ خدا کی دیکھ بھال اور ان کی مدد کرتے ہوئے ان کے مختلف مسائل کو حل بھی فرمایا ہے۔ آیئے! اس بارے میں کچھ واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

بھوکے بچوں والی خاتون کی خیر خواہی

امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے خادم حضرت اسلم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ رات کے وَقت مدینۂ پاک کا دورہ فرمارہے تھے، ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھی، جو رات کے وَقت اپنے بچوں کو بہلانے کے لیے ہنڈیا میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھائے بیٹھی تھی، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس کی مدد یوں فرمائی کہ اپنے کاندھوں پر کھانے کا سامان لے کر آئے، خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر اس خاتون کے بچوں کو کھلایا، جب تک وہ بچے سو نہ گئے

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہیں رہے، جب وہ سو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہاں سے تشریف لے آئے۔

(الکامل فی التاریخ، ۲/ ۴۵۳ ملخصاً)

بوڑھی عورت کی خیر خواہی

حضرت امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، ایک بار رات کے وَقْت امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے گھر سے نکلے تو حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُنہیں دیکھ لیا اور چپکے چپکے اُن کا پیچھا کرنے لگے کہ دیکھوں تو سہی کہ امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِس وَقْت کہاں جارہے ہیں؟ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک گھر میں داخل ہوگئے۔ کچھ دیر بعد باہر آئے اور پھر ایک اور گھر میں داخل ہوگئے۔ حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس گھر کو ذہن میں بٹھالیا اور صبح اُسی گھر میں گئے تو دیکھا کہ اُس گھر میں ایک بوڑھی، پاؤں سے معذور اور اَندھی خاتون رہتی ہے۔ اُس سے پوچھا: مَا بَالُ هٰذَا الرَّجُلِ يَأْتِيْكَ؟ یعنی یہ شخص تمہارے گھر میں کیوں آتا ہے؟ اُس نے کہا: یہ شخص میرے پاس کافی عرصے سے آرہا ہے، (میں چونکہ معذور ہوں لہٰذا) یہ میرے گھریلو کام کاج کر دیتا اور میری تکالیف دور کر دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/ ۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اُمّت کی خیر خواہی کا کیسا جذبہ تھا کہ مسلمانوں کے امیر اور مسلمانوں کے خلیفہ ہونے کے باوجود لوگوں کے گھروں میں جاکر ان کے گھریلو کام تک کر دیا کرتے تھے۔ اللہ کرے کہ مسلمانوں کی خیر خواہی کا یہ جذبہ ہمیں بھی نصیب ہوجائے اور ہم بھی مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے ہر وَقْت تیار رہنے والے بن جائیں۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرنا اور مشکل وَقْت میں اس کی مدد کرنا بڑی سعادت

کی بات ہے، لہٰذا اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں، کام کاج کرنے والوں سمیت اپنے کسی بھی مسلمان بھائی کو چاہے اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، کسی پریشانی میں مُبْتَلا پائیں تو اللہ پاک کی رضا کی خاطر اپنی طاقت کے مطابق ان کی مدد ضرور کیجئے۔اس کی بَرَکت سے ثواب کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ ایک پُراَمن معاشرہ بنانے میں بھرپور مدد ملے گی۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب"**منتخب حدیثیں**"صفحہ نمبر 231 پر اِس حدیثِ پاک "**اَلدِّیْنُ نَصِیْحَۃٌ**یعنی دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے۔"(مسلم،کتاب الایمان،باب بیان الدین النصیحۃ،ص ۵۱،حدیث:۱۹۶)کے تحت لکھا ہے:"**دوسروں کا بھلا چاہنا**"اور ہر مسلمان کے ساتھ "**خیر خواہی**"کرنا،اس کے مفہوم میں بڑی کشادگی ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "**ہر مسلمان کی خیر خواہی**" یہ ایک ایسا نیک عمل ہے کہ اگر ہر مسلمان اس تعلیمِ نُبُوَّت کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز بنا کر اس پر عمل شروع کر دے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی حالت بدل جائے اور "**مسلم معاشرہ**" آرام وراحت اور سُکون واطمینان کا ایک ایسا نمونہ بن جائے کہ دنیا ہی میں جنّت کے سُکون واطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ظاہر ہے کہ جب ہر مسلمان اپنی زندگی کا یہ مقصد بنا لے گا کہ میں ہر مسلمان کی خیر خواہی کروں گا تو ہر قسم کے دھوکے،نقصان، ظلم،حسد،لڑائی جھگڑا،دشمنی،نفرت،بُرا چاہنے اور تکلیف پہنچانے جیسی تمام بُری عادتوں(Features)کا خاتمہ ہو جائے گا اور ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے فائدہ دینے والے کاموں کے علاوہ نہ کچھ کر سکے گا،نہ کچھ سوچ سکے گا،نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ساتھ دھوکہ کرے گا،نہ چغلی،نہ غیبت کرے گا اور نہ ہی الزام لگائے گا،نہ ظلم کے کسی پہلو کو اپنے دل میں آنے دے گا،نہ کسی کے بنتے ہوئے کام میں رکاوٹیں کھڑی کرے گا بلکہ وہ سب کا بھلا چاہے گا اور سب کے ساتھ بھلائی کرے گا۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ بھی اُس کی خیر خواہی اور بھلائی کریں

گے اور وہ بھی ہر نُقصان سے محفوظ رہے گا اور ہمیشہ اس کا بھلا ہوتا رہے گا۔(منتخب حدیثیں، ص۲۳۱ ملخصا)

خیر خواہی کی تعریف

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خیر خواہی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اِصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بد خواہی (بُرا چاہنے) کا شائبہ (شک وشبہ) نہ ہو یا خُلوصِ دل (یعنی اخلاص) سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت (یعنی خیر خواہی) ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۵۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی خیر خواہی کی بہت سی صورتیں ہیں، مثلاً مسلمانوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، ان کی مالی مدد کرنا، ان کی پریشانی دُور کرنا، انہیں کپڑے پہنانا، انہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام و سکون پہنچانا، ان کی ضروریات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھانا، الغرض کسی بھی انداز سے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ افسوس! آج کل لوگ **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ☆ان کے آس پاس کتنے ہی مسلمان کسی نہ کسی پریشانی میں مُبْتَلا ہوں گے مگر انہیں ان کا کوئی اِحساس نہیں ہوتا۔ ☆بعض لوگوں کے اپنے جاننے والے قریبی افراد جیسے رشتے دار، پڑوسیوں وغیرہ میں سے کتنے لوگ غربت اور طرح طرح کی پریشانیوں میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں مگر انہیں ان کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ ☆کتنے بیماروں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے اس طرف بھی اکثریت کی توجہ ہی نہیں ہوتی۔

یاد رکھئے! ایک اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ آیئے! اپنے اندر دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے (3) فرامینِ

مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، ۲۶۶/۸، حدیث: ۲۲۱۹۳)

2. ارشاد فرمایا: مؤمن اس وَقْت تک اپنے دین میں رہتا ہے جب تک اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور جب اس کی خیر خواہی سے الگ ہو جاتا ہے تو اس سے توفیق کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۴۲۹/۲، حدیث: ۷۷۲۲)

3. ارشاد فرمایا: دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کس کے لیے؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے اِماموں اور عوام کے لئے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحة، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆اللہ (پاک) کے لیے **نصیحت** یہ ہے کہ ☆اللہ پاک کی ذات و صفات کے مُتَعَلِّق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا، ☆خلوصِ دل سے (یعنی اِخلاص کے ساتھ) اس کی عبادت کرنا، ☆اس کے محبوبوں سے مَحَبَّت (کرنا)، ☆(اس کے) دشمنوں سے عداوت (یعنی دشمنی) رکھنا، ☆اس کے مُتَعَلِّق اپنے عقیدے خالص رکھنا۔ ☆**کتابُ اللہ** یعنی قرآنِ مجید کی نصیحت یہ ہے کہ ☆اس کے **کتابُ اللہ** (یعنی اللہ پاک کا کلام) ہونے پر ایمان رکھنا، ☆اس کی تلاوت کرنا، ☆اس میں بقدرِ طاقت (اپنی طاقت کے

مطابق) غور کرنا، ☆اس پر صحیح عمل کرنا، ☆**اللہ (پاک) کے رسول** یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت یہ ہے کہ ☆انہیں تمام نبیوں کا سردار ماننا، ☆ان کی تمام صفات کا اِعْتراف کرنا، ☆جان و مال و اَولاد سے زیادہ انہیں پیارا رکھنا، ☆ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا، ☆ان کا ذکر بلند کرنا، ☆**اِماموں سے** مراد یا تو اسلامی بادشاہ (اور) اسلامی حُکام ہیں یا علماءِ دین مُجْتَہِدِینِ کاملین اولیاء (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) ہیں، ☆ان کی نصیحت یہ ہے کہ ☆ان کے ہر جائز حکم کی بقدرِ طاقت (اپنی طاقت کے مطابق) تعمیل کرنا (یعنی ماننا)، ☆لوگوں کو ان کی اطاعتِ جائزہ (جائز فرمانبرداری) کی طرف رغبت دینا، ☆ آئمہ ٔ مُجْتَہِدِین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی تقلید کرنا، ☆ان کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ☆عُلَمَاء کا ادب کرنا۔ ☆**عام مسلمانوں کی نصیحت** (یعنی خیر خواہی) یہ ہے کہ ☆بقدرِ طاقت (اپنی طاقت کے مطابق) ان کی خدمت کرنا، ☆ان سے دینی و دنیاوی مصیبتیں دور کرنا، ☆ان سے مَحَبَّت کرنا، ☆ان میں عِلْمِ دین پھیلانا، ☆نیک اعمال کی رغبت دینا، ☆جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی اور غمخواری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ مُقدّس ہستیاں لوگوں کی خیر خواہی کرتے اور اپنے دلوں کو راحت (Comfort) پہنچاتے تھے، چنانچہ

ایک شرابی کو فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نصیحت

امیرُالمؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک مرتبہ ملکِ شام کے ایک بہادر شخص کو

تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بتایا گیا کہ وہ شخص شراب کا عادی ہو گیا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے (پیغامات) لکھنے والے سے فرمایا: لکھو: عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے نام! تم پر سلامتی اُترے، میں تمہارے بارے میں اللہ پاک کا شکر گزار ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا اور بڑے اِنعام والا ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے حق میں دعا کی کہ اللہ پاک اسے بیماری سے شفا عطا فرمادے، اس کے دل کو پھیر دے، اس کو توبہ کی توفیق عطا کر دے۔ جب نمائندہ وہ خط لے کر اس کے پاس پہنچا، اس شخص نے خط پڑھا تو کہنے لگا: میرا ربِّ کریم گناہوں کو بخشنے والا ہے، یقیناً اللہ پاک نے میری مغفرت کا مجھ سے وعدہ فرمالیا ہے اور وہی توبہ کو قبول کرنے والا ہے، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، اللہ پاک نے مجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے، وہ بڑے انعام والا ہے اور اس کا اِنعام بڑی بھلائی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ بار بار یہی کہتا رہا یہاں تک کہ زار و قطار رونے لگا۔ پھر اس نے شراب پینے سے سچی پکی توبہ کی اور اسے بالکل چھوڑ دیا۔ جب امیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یہ خبر ملی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تم لوگ بھی اسی طرح کیا کرو، جب تم دیکھو کہ تمہارا کوئی بھائی پھسل گیا ہے تو اسے سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرو اور اس کی طرف خصوصی توجہ کرو، اس کے لیے دعا کرو کہ اللہ پاک اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء، یزید بن الاصم، ۴/۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ

اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ لوگوں کی دینی تربیت اور ان کی اصلاح کے بارے میں کیسی کوشش فرماتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خلیفۂ وَقْت اور بے حد مصروفیات کے باوجود اپنی مجلس میں آنے والے ایک ایک فرد کی غیر حاضری کو فوراً محسوس کرکے اسے نظر انداز نہیں کرتے تھے بلکہ اس کے بارے میں پوچھ گچھ فرمایا کرتے تاکہ اگر اس کے ساتھ کوئی مسئلہ (Problem) پیش آگیا ہو تو اسے حل کرکے خیر خواہی کا ثواب حاصل کریں۔ بالفرض اگر وہ بیمار ہوگیا ہے تو اس کا علاج کرائیں تاکہ وہ تندرست ہو جائے۔ کسی پریشانی میں مُبْتَلا ہے تو اس کی پریشانی دور کریں۔ مگر آہ! آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ ایک تعداد ہے جو غیر تو کیا اپنے سگے بھائیوں تک کی کوئی خیر خبر نہیں لیتے۔ ہمارے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے، آفس میں کام کرنے والے دوستوں یا خادمین وغیرہ میں سے کوئی غیر حاضر ہو جائے تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے اور کیوں نہیں آرہا؟ اور نہ ہی ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کی کوئی خیریت معلوم کرلیں کہ کہیں اس بے چارے کے ساتھ کوئی آزمائشی معاملہ تو نہیں آگیا؟ کہیں وہ بیمار تو نہیں ہوگیا؟ کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل اور مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والے بن جائیں۔ اگر ہمارے ساتھ رہنے والا، ساتھ کام کرنے والا، ساتھ نمازیں پڑھنے والا، نیکی کی دعوت دینے والا، علاقائی دورہ میں شرکت کرنے والا، درس و بیان سننے والا، مَدَنی مذاکرے کی پابندی کرنے والا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں آنے والا الغرض کوئی بھی اسلامی بھائی کسی دن نہ آسکے تو اس کے گھر جاکر یا کم از کم فون کرکے ہی اس کی خیریت تو پوچھ ہی لیا کریں۔ آیئے! اس بارے میں اَمیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے معمولات کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور اُمّت کی خیر خواہی

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ

بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آزمائش میں مُبْتَلا یا بیمار ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں، بیماروں کیلئے شفایابی اور پریشان حالوں کی پریشانی دور ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، کسی مسلمان کے انتقال کی خبر ملے تو فون (Phone) کرکے یا صوتی پیغام کے ذریعے ان کے رشتے داروں سے تعزیت فرماتے ہیں، مرحوم کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا فرماتے ہیں، خیر خواہی فرماتے ہوئے اَہلِ خانہ کو نیکی کی دعوت اور صبر کے فضائل پر مُشْتَمِل مَدَنی پھولوں سے نوازتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جو نیک بننے کے طریقے عطا فرمائے ہیں ان میں بھی اس بات کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ

طریقہ نمبر 53 ہے: کیا آپ نے اس ہفتے کم از کم ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق غمخواری کی؟ اور اس کو تحفہ (مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ یا پمفلٹ) پیش کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی علاج کا مشورہ دیا؟

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ صرف خود ہی مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں فرماتے، بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے تربیت پانے والے بھی اُمّتِ مُسْلِمَہ کی خیر خواہی کے جذبے سے مالا مال ہوتے ہیں، جیسا کہ محبوبِ عطار، حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بچّوں کی امّی کا کہنا ہے: مرحوم کو دُکھیاروں کی ضروریات کو پورا کرنے اور مالی مدد کرنے کا بہت جذبہ تھا، خود تو غریب تھے مگر مُخَیّر اسلامی بھائیوں کے ذریعے ضَرورت مندوں کی مالی مشکِلات حل (Solve) فرمادیتے اور دکھلاوے سے بچنے کیلئے اِسے چُھپانے کی بھی سیٹنگ فرماتے، مجھ سے بھی چھپاتے البتّہ کبھی کبھی باہَر سے معلوم ہو جاتا۔ (محبوب عطار کی 122 حکایات، ۱۲۳ ملخصاً)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی دَرْس"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **”مَدَنی درس“** بھی ہے،جو عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی چند کُتُب و رَسَائِل کے عِلاوہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی باقی تمام کُتُب و رَسَائِل بِالْخُصُوص **”فَیضانِ سُنّت“** جلد اَوّل اور **”فَیضانِ سُنّت“** جلد دُوُم کے اِن ابواب(1)**”غیبت کی تباہ کاریاں“** اور(2)**”نیکی کی دعوت“** سے مَسْجِد،چوک،بازار،دُکان،دفتر اور گھر وغیرہ میں دَرْس دینے کو تنظیمی اصطلاح میں **”مَدَنی دَرْس“** کہتے ہیں۔

☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی بار بار سعادت نصیب ہوتی ہے۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مطالعے** کا موقع ملتا ہے۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** و سلام کی سُنّت عام ہوتی ہے۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **امیرِ اَہلسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے **مُخْتَلِف موضوعات** پر مُشْتَمِل کُتُب و رسائل سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی نکات اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جاسکتے ہیں۔☆**مَدَنی دَرْس**،**بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مدد گار ہے۔☆**گھر درس گھر والوں کی اصلاح کا بہترین ذریعہ** ہے۔☆**چوک دَرْس**،**مسجد کی حاضِری سے محروم** رہنے والوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچانے کا ایک مُفید ترین ذریعہ ہے۔☆مسجد کے ساتھ ساتھ **چوک**،**بازار**،**دُکان** وغیرہ میں اگر **”مَدَنی دَرْس“** ہوگا تو اِس کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **مشہوری و نیک نامی** ہوگی۔☆**مَدَنی دَرْس** کی بَرَکت سے **اَمیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی **مُخْتَلِف کُتُب و رَسائل کا تعارُف** (Introduction)عام ہوگا۔

آیئے! ”مَدَنی دَرْس“ کی ایک اِیمان اَفروز حکایت سُنئے، چنانچہ

مَدَنی درس میں بیٹھنے والا عالِم بن گیا

سندھ کے ایک اسلامی بھائی جو نویں (9th) کلاس میں پڑھتے تھے اور دنیا حاصل کرنے کی کوششوں میں مشغول تھے، عَلاقے کے اسلامی بھائی اُن کو نیکی کی دعوت دے کر مسجد میں لے آئے۔ جب وہ نماز پڑھ کر مسجد سے جانے لگے تو ایک خَیر خواہ اسلامی بھائی (جو مسجد کے دروازے کے قریب کھڑے تھے) نے اُن کو دَرْس میں شرکت کی دعوت دی۔ لہٰذا وہ مَدَنی درس (دَرْسِ فیضانِ سُنّت) میں بیٹھ گئے۔ پھر اُنہوں نے اسلامی بھائیوں کی اِنفرادی کوشش سے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ (بالغان) میں پڑھنا شُروع کردیا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی۔ چند ہفتوں بعد اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بذریعہ ٹیلیفون بیان رِیلے ہوا۔ بَیان کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِجتماعی تَوبہ اور بَیْعَت کروائی تو وہ اسلامی بھائی بھی گناہوں سے تَوبہ کرکے عطّاری بن گئے۔ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اُنہوں نے عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے 1999ء میں جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ (فَیضانِ عُثمانِ غَنی گلستانِ جَوہر کراچی) میں داخِلہ لے لیا اور 2005ء میں عالِمِ دین بننے پر اُنہیں پیارے پیارے مُرشِدِ کَرِیم اَمیرِ اَہلِسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہاتھوں سے دَستارِ فضیلت کے طور پر عِمامہ شریف بندھوانے کا شَرَف بھی مِل گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مقروض کی امداد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اُمّت کی خیر خواہی کے بارے میں بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات سُن رہے تھے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خیر خواہیِ اُمّت کے لیے ہر وَقْت تیار رہتے اور خیر خواہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ یِہی وجہ ہے کہ

ان کی پاکیزہ ہستیوں کا فیضان آج بھی ہر طرف جاری و ساری ہے۔حضرت بہاءُالدین زَکَرِیّا ملتانی سہروَردِی رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه بھی اُمّتِ مُسۡلِمَه کے عظیم خیر خواہوں میں سے ایک ہیں۔سخاوت،مَحَبَّت اور مہربانی و شفقت میں آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه اپنی مثال آپ تھے۔آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کے خزانے کا منہ غریبوں اور حق دار افراد کے لیے ہر وَقت کھلا رہتا۔محتاج و مسکین آتے اور آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کے دربار سے مالا مال ہوکر جاتے۔ایک مرتبہ آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه اپنے کمرے میں مصروفِ عبادت تھے۔چند درویش بھی آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔اچانک آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه اپنے مُصَلّے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔درویش بھی حیرانی کے عالَم میں آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کے ساتھ ہو لیے،باہر آکر دیکھا کہ چند آدمی ایک غَریب شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لئے تنگ کررہے ہیں اور اس شخص کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں تھی۔آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه نے قرض خواہوں کو بُلا کر فرمایا:یہ تھیلی لے لو اور جس قدر اس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ایک قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔فوراً اس کا ہاتھ خشک ہوگیا۔چِلّا کر بولا: حضور!معاف فرمائیے،میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔فوراً اس کا ہاتھ ٹھیک ہوگیا۔مقروض شخص آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه کو دعائیں دینے لگا۔آپ رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡه درویشوں کے ہمراہ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا:اللہ پاک نے مجھے اس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه!اس کا مطلب پورا ہوگیا(یعنی اس کا کام بن گیا)۔(فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی،ص ۴۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحۡمَةُ اللهِ عَلَیۡهِمۡ اَجۡمَعِیۡن مسلمانوں کی خیر خواہی کرکے ان کی مشکلات کو دور کرتے،اپنے پلّے سے خرچ کرکے ان کے قرض اُترواتے اور ان کی خوشیوں کے اسباب پیدا کرتے تھے۔لیکن افسوس!اب بعض لوگوں کی

حالت یہ ہے کہ ☆وہ اپنا کام کروانے کے لئے کبھی سگے بھائی کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو کبھی کسی پڑوسی کو، ☆کبھی کسی کو دھمکی دے کر اپنا کام نکلواتے ہیں تو کبھی دھوکہ دے کر دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، ☆کبھی کسی کو دھمکی سے قابو کرتے ہیں تو کبھی جھوٹ بول کر اپنا راستہ صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ الغرض ان کی بس ہماری یہی دُھن ہوتی ہے کہ اپنا کام ہونا چاہئے اگرچہ اس سے دوسرے کا بنا بنایا کام بگڑ جائے۔

یاد رکھئے! دینِ اسلام انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی دوسروں سے خیر خواہی کرنے اور ان سے بھلائی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی میں مشغول رہنا جہاں دنیا و آخرت میں سعادت کا باعث ہے وہیں رحمتِ الٰہی حاصل ہونے کا بھی ذریعہ ہے، جیسا کہ

نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ** یعنی اللہ پاک بندے کی مدد پر رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر رہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء ---الخ، باب فضل الاجتماع ---الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳)

مسلمانوں کی خیر خواہی

اُمّت کی خیر خواہی کے جذبے سے مالا مال ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے ایک حضرت خواجہ شمسُ الدّین سیالوی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سیال شریف میں اپنا خانقاہی نظام اعلیٰ پیمانے پر قائم کیا اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے فیضان کو خوب عام فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں لنگر کا خاص اہتمام ہوتا تھا، خانقاہ پر آنے والوں کو کھانا لنگر خانے سے ملتا تھا، شہر کے غریبوں اور بے سہارا لوگوں کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لنگر کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے۔ ٹھہرنے کا بھی بہت اچھا انتظام (Arrangement) تھا۔ ہر آنے والے کو چارپائی اور بستر دیئے جاتے تھے جو لوگ

مستقل طور پر خانقاہ میں رہتے تھے ان کو کپڑے بھی دیئے جاتے تھے۔(فیضان شمس العارفین، ص ۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت خواجہ شمسُ الدِّین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی خانقاہ میں مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان کی خیر خواہی کے لئے کیسا زبردست نظام بنایا ہوا تھا۔ذرا سوچئے!آج ہم اپنے لئے یہ پسند کرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، ہم سے سچ بولا جائے،ہمارا احترام کیا جائے،ہمارے حقوق پورے ادا کئے جائیں،ہمیں عزت و تعظیم کی نگاہ سے دیکھا جائے،ہمیں اپنا جائز مقام دیا جائے،جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے پسند کرتے ہیں ہمیں اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی انہی چیزوں کو پسند کرنا چاہئے۔اسی طرح جب ہم اپنے لئے یہ ناپسند کرتے ہیں کہ ہمیں دھوکہ دیا جائے،ہماری غیبت کی جائے،ہمیں تہمت لگائی جائے،ہمارا مال چُرایا جائے،ہم سے رشوت(Bribe)لی جائے،ہم پر ظلم کیا جائے،ہمیں دھوکا دیا جائے،ہم سے"مہینا" طلب کیا جائے،ملاوٹ والا مال خالص کہہ کر بیچا جائے،ہماری بے عزتی کی جائے،جس طرح ہم یہ سب اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی انہی چیزوں کو ناپسند کرنا چاہئے اور ایسی چیزوں سے بچنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیر خواہی کی مختلف صورتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اب اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی کا جذبہ اپنے اندر بیدار کرنے کے لئے اُمّت کی خیر خواہی کی مختلف صورتوں کے بارے میں سُنتے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کرنے کا ثوابِ عظیم حاصل کرسکتے ہیں،چنانچہ

☆کسی بیمار کی عیادت کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔(مسند امام احمد، مسند جابر بن عبداللہ، ۵/۳۰، رقم: ۱۴۲۶۴) ☆مسلمان کی تکلیف دور کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔(مُسلِم، کتاب البر والصلة۔۔الخ، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۲۵۷۸) ☆مسلمان کی عزت کی حفاظت کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت (خراب کرنے) سے روکے (یعنی کسی مسلمان کی بے عزتی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ پاک پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے۔(شرحُ السنّة، ۶/۴۹۴، حدیث: ۳۴۲۲) ☆ مسلمان کا دل خوش کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ پاک کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔(مُعْجَم کَبِیْر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹) ☆معاف کرنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اللہ پاک بندے کے معاف کرنے کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔(مسلم، کتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲) ☆نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا خیر خواہی ہے، حضرت کعبُ الاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جَنَّتُ الْفِردَوس خاص اس کے لئے سجائی جاتی ہے جو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔(تنبیہ المغترین، ص ۲۳۶) ☆غریب مسلمانوں کی مدد کرنا بھی خیر خواہی ہے، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کی وہ ایسا ہے جیسے اُس نے ساری عمر اللہ پاک کی عبادت کی۔(کنز العمال، کتاب الزکوۃ، باب قضاء الحوائج۔۔۔الخ، ۶/۱۸۹، حدیث: ۱۶۴۵۳) ☆عِلمِ دین سیکھنے سکھانے کے لئے

قافلوں میں چلنا خیر خواہی ہے، فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو اللہ پاک کے لئے عِلْم سیکھنے نکلتا ہے اللہ پاک اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔(شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹) ☆**مظلوم کی مدد کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے غم میں مُبْتَلا کسی مومن کی مشکل دُور کی یا کسی مظلوم کی مدد کی تو اللہ پاک اس شخص کے لئے 73 مغفرتیں لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی التعاون علی البر و التقوی، ۶/ ۱۲۰، حدیث: ۷۶۷۰ بتغیر) ☆**مقروض کے ساتھ نرمی کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو محتاج کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے اللہ پاک اُسے دوزخ کی گرمی سے محفوظ فرمائے گا۔(مسندامام احمد، مسند عبداللہ بن عباس، ۱/ ۷۰۰، حدیث: ۳۰۱۷) ☆**انتقال پر میّت کے گھر والوں سے تعزیت کرنا خیر خواہی ہے،** فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو غم میں مُبْتَلا کسی شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو مصیبت میں مُبْتَلا شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اسے جنت کے جوڑوں میں سے 2 ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ (معجم اوسط، من اسمہ ہاشم، ۶/ ۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲) اللہ پاک ہمیں خیر خواہی کرنے والا بنائے اور خیر خواہی کا ذہن عطا کرنے والی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”قبر کا

امتحان" سے مہمان نوازی کے بارے میں نکات سُنتے ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں :(1)ارشاد فرمایا:جو اللہ پاک اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ مہمان کا احترام کرے۔ (بُخاری،۴/۱۰۵،حدیث:۶۰۱۸)حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:مِہمان کا اِحترام یہ ہے کہ اس سے خندہ پیشانی(اچھے اخلاق)سے ملے،اس کے لئے کھانے اور دوسری خدمات کا اِنتِظام کرے حتّی الامکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے۔ (مرآۃ المناجیح،۶/۵۲) (2)ارشاد فرمایا:جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحِبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔(کَنْزُ الْعُمّال، ۹/۱۰۷،حدیث:۲۵۸۳۱)

اعلان:

مہمان نوازی بقیہ کی سُنّتیں اورآداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کادُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (1)

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرونِ ملک)، 29 اگست 2019ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکرِ مدینہ: 5 منٹ،

کل دورانیہ 15 منٹ

مہمان نوازی کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆جب آپ کسی کے پاس مہمان بن کر جائیں تو مُناسب ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ حیثیت کے مطابق میزبان یا اُس کے بچّوں کے لئے تحفے لیتے جائیے۔☆بہارِ شریعت کے

1...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

2...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

مُصَنِّف حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار(4) باتیں ضَروری ہیں: (1)جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (2)جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ (3)بِغیر اجازتِ صاحِبِ خانہ (یعنی میزبان سے اجازت لئے بِغیر) وہاں سے نہ اُٹھے اور (4)جب وہاں سے جائے تو اس کے لئے دُعا کرے۔(فتاویٰ ھندیة،۵/۳۴۴)☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کرے گا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ”آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟“ کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری (کم کھانے کی عادت) یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجود اِصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑجائے کہ ”میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔ میزبان کو چاہئے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ ”اور کھاؤ“ مگر اس پر اِصرار نہ کرے، کہ کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لئے نقصان دہ ہو۔(فتاویٰ ھندیة،۵/۳۴۴)☆حُجَّةُ الْاِسلام حضرت امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ساتھی کم کھاتا ہو تو اُس سے ترغیب کے طور پر کہے: کھایئے! لیکن 3بار سے زیادہ نہ کہا جائے کیونکہ یہ ”اِصرار“ کرنا اور حد سے بڑھنا ہوا۔(احیاء العلوم،۲/۹)☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہئے اور یہ بھی نہ کرنا چاہئے کہ کھانا رکھ کر غائب ہوجائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔(فتاویٰ ھندیة،۵/۳۴۵)☆مہمانوں کے سامنے خادم وغیرہ پر ناراض نہ ہو۔ (فتاویٰ ھندیة،

۵/۳۴۵)☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان کی خدمت میں خود مشغول ہو،خادموں کے ذمّے اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت ہے۔(فتاوٰی ھندیۃ،۵/۳۴۵)☆جو شخص اپنے بھائیوں (مہمانوں) کے ساتھ کھاتا ہے اُس سے حساب نہ ہو گا۔(قوت القلوب،۲/۳۰۶)☆ایک شخص نے عرض کی:میں ایک شخص کے یہاں گیا،اُس نے میری مہمانی نہیں کی اب وہ میرے یہاں آئے تو کیا میں اس سے بدلا لوں؟ارشاد فرمایا:نہیں بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔(ترمذی،۳/۴۰۵،حدیث:۲۰۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆شکریہ ادا کرنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق **"شکریہ ادا کرنے کی دُعا"** یاد کروائی جائے گی۔دُعا یہ ہے:

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا

ترجمہ:اللہ پاک تجھے جزائے خیر دے۔

(ترمذی،۳/۴۱۷،حدیث:۲۰۴۲،مدنی پنج سورہ ص،۲۰۷)

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (نیک بننے کے 72 طریقے)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی،ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!نیک بننے کے طریقے کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیّتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک بننے کے طریقے کے رِسالے سے آج غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں

کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن طریقوں پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی طریقے پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے طریقوں پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن طریقوں پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک بننے کے طریقے کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک بننے کے طریقے کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ نیک بننے کے طریقے کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن طریقوں پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی نیک بننے کے طریقے کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆ اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (نیک بننے کے 72 طریقے)

یومیہ 49 طریقے:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟(3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟(4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟(5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟(6) مسلمانوں کو سلام کیا؟(7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟(8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟(9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟(10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟(11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟(14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟(15) غور و فکر کیا؟(16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟(17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19) تہجد، اشراق

وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38) جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 طریقے

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک بننے کے طریقے پر عمل کرے، روزانہ غور و فکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد